

علامہ مفتی سید محمد قلی کی تحقیق کے مطابق

ہندوستان کی پہلی مسند اجتہاد اور شیعہ کی پہلی نماز جماعت و جمعہ

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جاسی مدیر ماہنامہ ”شعاع عمل“ لکھنؤ

۱۲۵۹ھ میں بحکم ابوالظفر ثریا جاہ سلطان عادل محمد امجد علی شاہ بادشاہ مطبع سلطانی سے شائع ہوئی ہے اور یہ کتاب صرف قاضیان کرام و مفتیان عظام کو دی گئی تھی اور ہر کتاب کی ابتدا اور اس کے اختتام پر امجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی مہر ثبت کی گئی تھی۔

اس کتاب کا تذکرہ لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی نے اپنی تصنیف سلسلہ طبقات العلماء میں ”علامہ مفتی سید محمد قلی خاں“ نامی مضمون میں اس طرح کیا ہے کہ یہ مفتی صاحب کے ”منصب عدالت کے زمانے کی تصنیف ہے اس میں احکام قضا و افتاء اور شرائط قاضی و مفتی تحریر کئے ہیں۔“ مولانا عزیز لکھنوی آیت اللہ ناصر المملۃ طاب ثراہ کے بڑے معتقد تھے بلکہ موصوف کے دربار کے شعراء میں بھی محسوب تھے۔ عزیز مرحوم کا مفتی صاحب پر تصنیف کردہ مضمون خود مصنف کے عہد ادارت میں جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کے ماہنامہ ”الواعظ“ میں شائع ہوا ہے عزیز مرحوم شاید شیر ہندوستان، کلیم اہلبیت، خطیب اعظم، سید الادباء، امیر الشعراء، ملک الناطقین، شمس الواعظین علامہ سید سبط حسن نقوی فاطر جاسی (جو شاید مدرسۃ الواعظین کے پہلے پرنسپل ہیں) کی مدیریت کے بعد الواعظ کے دوسرے مدیر ہیں۔ (دونوں باتوں میں

علامہ مفتی سید محمد قلی خان بہادر صاحب موسوی کنتوری (متولد ۵ ذیقعدہ دوشنبہ ۱۱۸۸ھ بمقام کنتور ضلع بارہ بنگی متوفی ۹ محرم ۱۲۶۰ھ بمقام لکھنؤ مدفون بہ حسینۃ حضرت غفران مآب۔ شاگرد رشید حضرت غفران مآب) ابوالفضل ناصر المملۃ شمس العلماء آیت اللہ العظمیٰ سید ناصر حسین موسوی کنتوری (متولد ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۸۲ھ مطابق اکتوبر ۱۸۶۷ء پنج شنبہ بمقام لکھنؤ متوفی یکم رجب ۱۳۶۱ھ پنج شنبہ بمقام لکھنؤ مدفون بہ احاطہ مزار حضرت شہید ثالث آگرہ) کے جد مجد اور رئیس المتکلمین آیت اللہ علامہ سید حامد حسین موسوی کنتوری صاحب عبقات الانوار (متولد ۵ محرم ۱۲۴۶ھ بمقام میرٹھ، متوفی ۱۸ صفر ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۸۸۸ء مدفون بہ حسینۃ حضرت غفران مآب۔ ارشد تلامذہ اعلم عالم آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء سید حسین نقوی قبلہ و کعبہ میرن صاحب علیہن مکان) کے والد ماجد تھے۔ مفتی صاحب ”آغاروجی“ صاحب کے والد ماجد مولانا سید محمد سعید موسوی عبقاتی طاب ثراہ کے پردادا تھے۔

علامہ مفتی سید محمد قلی خان بہادر صاحب نے فارسی زبان میں رسالہ ”احکام عدالت علویہ“، قضا و افتاء کے موضوع پر لکھا جس کے سنہ تصنیف کا پتا نہیں چلتا لیکن یہ ایک سو چوبیس (۱۲۴) صفحات (بڑے سائز کے) کی کتاب

مذہب نمی باشد بنا بران این رسالہ در احکام قاضی و مفتی شیعی
مذہب موافق طریقت اہل حق امامیہ اثنا عشریہ تصنیف نموده۔“
**۱- ہندوستان کا پہلا مرجع تقلید اور پہلا
مدرسہ اجتہاد**

علامہ مفتی فقہ و اجتہاد پر طویل بحث کرتے ہوئے
فقہاء و مجتہدین کے بیانات اور فقہاء و مجتہدین کے صفات
و شرائط پیش کرنے کے بعد صفحہ ۵۹، ۶۰، ۶۱ اور ۶۲ پر
رقمزن ہوتے ہیں کہ ”ازین بیان واضح شد بطلان قول
کسانیکہ می گویند کہ حصول قدرت اجتہاد منحصر و مختص است
بعلماء بلاد عرب و فارس و در اقلیم ہندوستان مجتہد پیدا نمی شود
و پس اجرائے فتاویٰ مذہب حق امامیہ اثنا عشریہ در بلاد این
اقلیم ممکن و درست نباشد زیرا کہ دانستی کہ شرائط حصول قدرت
اجتہاد امور مذکورہ است و مجموع آن امور را از اہل این بلاد
اول کسے کہ تحصیل فرمود عالی جناب افاضت مآب افادت
ایاب افضل الحکماء و المتکلمین و اکمل الفقہاء و المجتہدین قدوة
المحققین جامع المعقول و المعقول حاوی الفروع و الاصول
سیدنا و مخدومنا و مولانا و مقتدانا و استاذنا جناب غفران مآب
بودہ و ثبوت اجتہاد آن عالی جناب غفران مآب بہ شہادات
و اجازات علماء محققین و فقہاء مدققین و مجتہدین مقدسین کربلاء
معلی و نجف اشرف و مشہد مقدس علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ
و السلام بہ وضوح پیوستہ و مجلدات خمسہ کتاب مستطاب ”عماد
الاسلام“ و مجلدات ثلاثہ ”شرح حدیقتہ المتقین“ و کتاب
”شہاب ثاقب“ و ”اساس الاصول“ و ”صوارم“ و ”حسام“
و ”رسالہ جمعہ“ و دیگر رسائل عربیہ و فارسیہ شہادت نامہ
بر حصول این قدرت در آن جناب مقدس دارند و آن عالی

تقریباً یقین کی منزل پر ہوتے ہوئے بھی ”شاید“ اس لئے لکھ
دیا ہے کہ کئی تحقیقی کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان
دونوں باتوں کے لئے کتابیں دیکھنے کا وقت بالکل نہیں ہے۔
عزیز مرحوم کے مضمون ”علامہ مفتی سید محمد قلی خان“
کی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بندہ نے ماہنامہ ”شعاع
عمل“ کی جلد ۲- شمارہ ۹- مارچ ۲۰۰۶ء مطابق صفر
۱۴۲۷ھ میں شائع کیا ہے۔

ہندوستان کی پہلی نماز جماعت و جمعہ

علامہ مفتی اپنی کتاب ”احکام عدالت علویہ“ میں
صفحہ ۸- اور ۹ پر مقدمہ کتاب میں رقم طراز ہیں: ”در
بیان سبب تصنیف ایں رسالہ بدانکہ قبل ازین سنیاں
ہندوستان بر شیعیان طعن می کردند و می گفتند کہ در مذہب شیعہ
نماز یومیہ بجماعت و نماز جمعہ گزارده نمی شود تا آنکہ جنت
آرامگاہ نواب آصف الدولہ مرحوم بتاریخ سیزدہم ماہ رجب
سنہ یک ہزار و دو صد و ہجری (۱۲۰۰) نماز ظہر و عصر را با اقتداء
عالی جناب افاضت مآب افادت ایاب اعظم الافانم و انعم
الاعظم اکرم الامجاد اقدس الاکرام افضل الحکماء المتکلمین
و اکمل الفقہاء و المجتہدین قدوة المحققین اسوة المدققین عمدة
العلماء الراشخین زبدۃ الفضلاء الکاملین السید الاجل و السند
الاکمل و المولی الاجل و الاولی الافضل الاتقی الاعدل الادرع
الافقہ الاعمل الصلح الابدل مروّج صلوٰۃ الجمعۃ و الجماعات فی
فرائض الطاعات جامع المعقول و المعقول حاوی الفروع
و الاصول سیدنا و مخدومنا و مولانا و مقتدانا استاذنا جناب غفران
مآب مولوی سید دلدار علی النصیر آبادی علیہ الرحمۃ و الایادی
من اللہ الہادی ادا فرمودند و الحال می گویند کہ قاضی و مفتی شیعی

جناب بعد تعلیم و تلقین مقدمات سنہ مذکورہ از اصول و فروع دین و علوم عقلیہ و نقلیہ و فروع مسائل فقہیہ و دیگر مقدمات اجتہاد بولد امجد و خلف ارشد خود اعلیٰ عالی جناب فضائل مآب جامع الکملات مجمع الحسنات ملائک صفات مکرمت سمات فخر الحکماء و المستکملین شرف الفقہاء و المجتہدین قدوة المحققین زبدۃ المدققین عمدة العلماء الراشخین اسوة الفضلاء الکاملین السید الاجل والسند الاکمل والمولی الاجل والاوی الافضل الاثقی الاعدل الاورع الاعقل الافقہ الاعمل الصلح الا بذل جامع المعقول والمقول حاوی الفروع والاصول المواظب علی فرائض الطاعات والعبادات الراغب فی سنن الجمعۃ والجماعات عین اعیان الانسان وحید الدھر فرید الاوان مجتہد العصر والزمان المویذ من اللہ الصمد والمستمد من فضل ربہ الاحد مولانا الامجد المولوی السید محمد لال کاسمہ الحمید محمد محمود اجازت مشتملہ بر اجازت علماء عراق عرب و فارس کہ آن جناب امارت مآب را حاصل شدہ بود برائے ایں عالی جناب تحریر فرمود و مصنفات آن عالی جناب فضائل مآب جامع الکملات مجمع الحسنات ملائک صفات مکرمت سمات دلالتہ واضحہ بر حصول قوت تامہ اجتہاد در آں جناب دارد بدانکہ در عراق عرب و فارس در بعض ازمان بظاہر حال مجتہد علی تحقیق مفقود بودہ“

علامہ مفتی کے دونوں اقتباسات سے اتنا تو ثابت و واضح ہو گیا ہے کہ ۱۳ رجب ۱۲۰۰ھ سے پہلے ہندوستان میں کہیں بھی شیعوں کی نماز جماعت قائم نہیں ہوئی اور اسی طرح ۲۷ رجب ۱۲۰۰ھ سے پہلے ہندوستان میں کہیں بھی نماز جمعہ قائم نہیں تھی قیام نماز جمعہ و جماعت سے پہلے

مجدد الشریعہ محی الملۃ مصلح اعظم ہند حاجی البدعات قاطع الصوفیہ والاخباریۃ بحر العلوم آیۃ اللہ العظمی السید دلدار علی نقوی غفران مآب، نے فقہ میں استدلالی کتاب ”رسالہ جمعہ“ تصنیف فرمائی اور جب حالات بھرپور سازگار ہو گئے تو آپ نے ۱۳ رجب جمعہ کو لکھنؤ میں نماز ظہرین پڑھائی اور ۲۷ رجب کو نماز جمعہ پڑھائی۔

”ورثۃ الانبیاء“ میں حکیم الامتہ علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد طاب ثراہ نے ”تذکرۃ العلماء“ و ”آئینہ حق نما“ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ”اول نماز ظہرین بطریق شیعہ بجماعت در عہد کرامت مہد نواب آصف الدولہ بہادر روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب ۱۲۰۰ھ در قصر نواب حسن رضا خاں صاحب مرحوم منعقد شد و بتاریخ بست و ہفتم ہمیں ماہ کہ روز مبعث بود نماز جمعہ در لکھنؤ بجماعت منعقد شد بہر حال جناب غفران مآب مولانا طاب ثراہ در ترویج دین مبین و مذہب ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین دقیقہ فرو نگذاشتہ“

عہد حضرت غفران مآب کی کتاب ”تاریخ عماد السعادت“ صفحہ ۱۳۷ پر غلام علی بن اکمل خان، نواب حسن رضا خاں مرحوم اور غفران مآب کے تذکرہ میں ترقیم فرماتے ہیں کہ ”بانی جمعہ و جماعت در اثنا عشریان در لکھنؤ او بودہ است در بیچ شہرے از شہر ہائے ہندوستان نماز جمعہ و جماعت در مذہب امامیہ رائج نبود بلکہ کسے را گمان این ہم نبود کہ در ایران و بلاد عرب نماز جماعت در اثنا عشریان گزاردہ می شود“ مولانا سید مرتضی حسین فاضل لکھنؤ ”مطلع انوار“ میں لکھتے ہیں کہ ”مولانا دلدار علی نے نماز جمعہ، بدعتوں کے قلع و قمع اور درس اجتہاد کے قیام میں اولیت کا امتیاز حاصل کیا۔“

سلسلہ طبقات العلماء میں لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزی لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ: ”سب سے پہلے نماز ظہرین روز جمعہ تیرہ رجب ۱۲۰۰ھ میں نواب حسن رضا خاں کے مکان پر ہوئی اور حضرت غفران مآبؒ نے اقتدا کی۔ ۲۷/۲ رجب کو روز بعثت نماز جمعہ بجماعت ہوئی۔“

دوسری بات علامہ مفتی کی تحریروں سے یہ معلوم ہوئی کہ حضرت غفران مآبؒ ہی ہندوستان کے پہلے مجتہد جامع الشرائط اور مرجع تقلید ہوئے اور پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مسند اجتہاد آراستہ کر کے درس اجتہاد کا سلسلہ شروع کیا اور حضرت غفران مآبؒ نے سب سے پہلا جس ذات ستودہ صفات کو اجازۃ اجتہاد عطا فرمایا وہ موصوف کے فرزند ارجمند قبلہ و کعبہ اعلم عالم بحر العلوم آیۃ اللہ العظمی السید محمد نقوی رضوان مآب علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ جنہوں نے ہندوستان میں ایک عظیم تاریخی کارنامہ انجام دیا یعنی اودھ میں حکومت شرعیہ قائم فرمائی اور اسی حکومت کے مد نظر مفتی علامہ نے ”احکام عدالت علویہ“ رسالہ تصنیف فرمایا۔

علامہ شاہ حسین میرزا صفوی طوسی نور اللہ مرقدہ اپنے طویل منظومے میں راقم ہیں کہ:

”میر دلدار علی صفوہ اطیاب کرام
رکن ایماں بخدا بود عماد اسلام
عالم باعمل و مجتہد قدس نژاد
ہادی مذہب حق نائب معصوم وامام
مجتہد پیش از و کس نشدہ بود بہ ہند
جمعہ و وعظ و جماعات باویافت قوام

لکھنؤ مثل صفاہاں ز فیوض گردید
نہج اثنا عشری یافتہ زو رونق تام“

غفران مآب علیہ الرحمۃ کی صد سالہ یادگار پر علامہ سید غلام حسنین کفوری رحمہ اللہ نے انھیں یوں یاد کیا ہے کہ: ”غفران مآبؒ نے دین کا چراغ تمام انڈیا کے گھر گھر میں روشن کر دیا اور ایسی روشنی جس کو آج تک ایک مہینہ کم سو برس گزرے روز وفات سے مرحوم غفران مآبؒ کی گھر آج بھی ہمارے ملک میں ایک ہزار سے زیادہ علماء دین موجود ہیں (کثر اللہ امثالہم) یہ انھیں کی ذات کا فیض ہے۔“

یقیناً اس مجدد کبیر اور مصلح عظیم اور اس کی نسل پاک کے فقہاء و علماء کے احسانات سے ہندوستان کا کوئی شیعہ سر نہیں اٹھا سکتا ہے جنہوں نے اپنے مدرسہ علوم و اجتہاد سے ہزاروں اشخاص کو دولت علوم سے مالا مال کر کے کل کے طویل و عریض ہندوستان میں نشر علوم محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے بکھیر دیئے۔ آج ہندوستان میں مذہب و عزاداری کا جو بھی ڈھانچہ ہے وہ حضرت غفران مآبؒ اور ان کی اولاد پاک ہی کا ترتیب و ترویج دادہ ہے۔

خطیب اکبر لسان الشعراء مولانا سید اولاد حسین نقوی شاعر اجتہادی فرماتے ہیں کہ:

ڈیڑھ سو سال سے یکساں ثمر افشاں ہے یہ باغ
بزم وساقی تو بدلتے رہے بدلا نہ ایام
نہ دبے اپنے پراپوں سے کبھی اپنے دماغ
روشنی لیتے رہے میرے چراغوں سے چراغ
یہ بھی کہہ دوں کہ شرف میرا رہے گا کب تک
آئے آواز ”بلا فصل“ اذّاں میں جب تک

